بے آواز گلی کوچوں میں

احمد فراز

وہ ظلمتیں ہیں کہ شاید قبولِ شب بھی نہ ہوں 63

نبھائی وضعِ بسمل انتہا تک 64

میرے غصر کے موسیٰ 65

مکین خوش تھے کہ جب بند تھے مکانوں میں 70

عشق کا شہر بھی دیکھو کیا نیرنگ بھرا ہے 71

اب کے ہم پر کیسا سال پڑا لوگو 73

جانے کس زعم میں مقتل کو سجائے تم ہو 74

اک بوند تھی لہو کی سرِ دار تو گری 76

Engr. Faraz Akram

ایک بد نما صبح کے بارے میں کچھ نظمیں

allurdubooks.blogspot.com

سارا شہر بلکتا ہے 79

جلاد 81

چلو اس شہر کا ماتم کریں 83

حرف کی شہادت 86

جب یار نے رختِ سفر باندھا 88

لباس دار نے منصب نیا دیا ہے اسے 89

رتجگے ہوں کہ بھرپور نیندیں مسلسل اسے دیکھنا 91

شہرِ غزل کی گلیوں میں دلگیر ترے
تجھ سے تیری باتیں کرتے جاتے ہیں

جو کچھ کہیں تو دریدہ دہن کہا جائے	93
گرفتہ دل عندلیب، گھایل گلاب دیکھے	94
دشمن کا قصیدہ	96
وفا کے بھیس میں کوئی رقیبِ شہر بھی ہے	98
ہواؤں کی بشارت	100
مت قتل کرو آوازوں کو	102
عجب شہر تھا، اور عجب لوگ تھے	104
یہ کس عذاب سے خائف مرا قبیلہ ہے	106
جنہیں زُعمِ کمانداری بہت ہے	107
شہر آشوب	108
محاصرہ	113

Engr. Faraz Akram

ناموجود

اَے خُدا تری مخلوق
جبر کے اندھیروں میں
دفن ہو چکی کب کی
تیرے آسمانوں سے
نامزد فرِشتوں کی
اَب سفارتیں کیسی

بے وجُود بستی میں
لوگ اب نہیں رہتے
سِسکیاں بِلکتی ہیں
سائے سرسراتے ہیں
سُورجوں، ستاروں کی
اَب بشارتیں کیسی

allurdubooks.blogspot.com

دُوسری ہجرت

Engr. Faraz Akram

پھر مرے مکّہ سے پیغمبر
ہجرت کر کے چلا گیا ہے
اور اب پھر سے
کعبہ کے رَم خوردہ بُت
اصنامِ طلائی
اپنی اپنی مسند پر آ بیٹھے ہیں
سچ کا لہو
اُن کے قدموں میں
عُنابی قالین کی صُورت بچھا ہُوا ہے
کمخوابی خیموں کے اندر
بزمِ حریفاں پھر سجتی ہے
کِذب و ریا کی دَف بجتی ہے

○

جاناں دِل کا شہر، نگر افسوس کا ہے
تیرا میرا سارا سفر افسوس کا ہے

کِس چاہت سے زہرِ تمنا مانگا تھا
اور اب ہاتھوں میں ساغر افسوس کا ہے

allurdubooks.blogspot.com

اِک دہلیز پہ جا کر دِل خُوش ہوتا تھا
اب تو شہر میں ہر اک در افسوس کا ہے

جسم نے عِشق گُناہ سے برتر جانا تھا
اور دِل پر پہلا پتھر افسوس کا ہے

دیکھو اس چاہت کے پیڑ کی شاخوں پر
پھول اُداسی کا ہے ، ثمر افسوس کا ہے

Engr. Faraz Akram

کوئی پچھتاوا سا پچھتاوا ہے فراز
دُکھ کا نہیں افسوس، مگر افسوس کا ہے

شعر کسی کے ہجر میں کہنا حرفِ وصال کسی سے
ہم بھی کیا ہیں دھیان کسی کا اور سوال کسی سے

ساری متاعِ ہستی اپنی خواب و خیال تو ہیں
وُہ بھی خواب کسی سے مانگے اور خیال کسی سے

ایسے سادہ دِل لوگوں کی چارہ گری کیسے ہو
درد کا درماں اور کوئی ہو کہنا حال کسی سے

allurdubooks.blogspot.com

دیکھو اِک صُورت نے دِل میں کیسی جوت جگائی
کیسا سجا سجا لگتا ہے شہرِ ملال کسی سے

تُم کو زعمِ فراز اگر ہے تم بھی جتن کر دیکھو
آج تلک تو ٹُوٹ نہ پایا درد کا جال کسی سے

سویا تھا یا جاگ رہا تھا ہجر کی رات
آنکھوں پہ محسوس کیئے ہیں اُس کے ہاتھ

اُسکو دیکھنا دیکھتے رہنا کافی تھا
لوٹ آیا ہوں دِل میں لے کر دِل کی بات

کیسے اب میں اوروں کو بے درد کہوں
میں بھی تھوڑی دُور گیا تھا اُس کے ساتھ

بہت زمانوں بعد کوئی واپس آیا
لے کر بھولی بسری یادوں کی سوغات

محوِ تکلم دُنیا بھر کے لوگوں سے
لیکن آنکھ میں وُہ ہے دِل میں اُسکی بات

شہرِ محبت کب سے خالی خالی ہے
ہم بھی فرازؔ یہاں ہیں شاید رات کی رات

Engr. Faraz Akram
allurdubooks.blogspot.com

یہ مَیں بھی کیا ہُوں اُسے بھول کر اُسی کا رہا
کہ جس کے ساتھ نہ تھا ہمسفر اُسی کا رہا

وہ بت کہ دشمنِ دیں تھا بقول ناصح کے
سوالِ سجدہ جب آیا تو در اُسی کا رہا

ہزار چارہ گروں نے ہزار باتیں کیں
کہا جو دل نے سخن معتبر اُسی کا رہا

بہت سی خواہشیں سو بارشوں میں بھیگی ہیں
مَیں کس طرح سے کہوں عمر بھر اُسی کا رہا

کہ اپنے حرف کی توقیر جانتا تھا فراز
اسی لیئے کفِ قاتل پہ سر اُسی کا رہا

فضا بے ابر شاخیں بے ثمر ہیں
پرندوں سے شجر محروم تر ہیں

کوئی موسم قرینے کا نہ آیا
ہواؤں کے سخن نامعتبر ہیں

تری قربت کے لمحے پھول جیسے
مگر پھولوں کی عمریں مختصر ہیں

بہت سے زخم تیرے نام کے تھے
اسی باعث بہت سے چارہ گر ہیں

Engr. Faraz Akram
allurdubooks.blogspot.com

پڑے ہیں قُربتوں میں فاصلے وہ
کہ جو نزدیک تر تھے دُور تر ہیں

شبِ افسوس کے بُجھتے چراغو
ذرا ٹھہرو کہ غم بھی رات بھر ہیں

فراز اپنا مقدر سنگساری
ہمیں اس عہد کے آئینہ گر ہیں

بن باس

میرے شہر کے سارے رستے بند ہیں لوگو
مَیں اس شہر کا نغمہ گر
جو دو اک موسم غربت کے دُکھ جھیل کے آیا
تاکہ اپنے گھر کی دیواروں سے
اپنی تھکی ہُوئی اور ترسی ہُوئی
آنکھیں سہلاؤں
allurdubooks.blogspot.com
اپنے دروازوں کے اُترتے روغن کو
اپنے اشکوں سے صیقل کر لُوں
اپنے چمن کے جلے ہُوئے پودوں
اور گرد آلود درختوں کی
مُردہ شاخوں پر بین کروں
ہر مہجور ستون کو اتنا ٹوٹ کے چُوموں
میرے لبوں کے خُون سے

ان کے نقش و نگار سبھی جی اُٹھیں
گلی کے لوگوں کو اِتنا دیکھوں
اِتنا دیکھوں
میری آنکھیں
برسوں کی ترسی ہُوئی آنکھیں
چہروں کے آنگن بن جائیں
پھر میں اپنا ساز اُٹھاؤں
آنسوؤں اور مُسکانوں سے جھلمل جھلمل
نظمیں غزلیں گیت سناؤں
اپنے پیاروں
درد کے ماروں کا درماں بن جاؤں
لیکن میرے شہر کے سارے رستوں پر
اب باڑ ہے لوہے کے کانٹوں کی
شہر دروازے پر کچھ پہرہ دار کھڑے ہیں
جو مُجھ سے اور مُجھ جیسے دِل والوں کی
پہچان سے عاری
میرے ساز سے

Engr. Faraz Akram

سنگینوں سے بات کریں
میں اُن سے کہتا ہُوں
دیکھو
میں اس شہر کا نغمہ گر ہُوں
برسوں بعد کڑی راہوں کی
ساری اذیت جھیل کے اب واپس آیا ہُوں
اس مٹی کی خاطر
جس کی خُوشبوئیں
دُنیا بھر کی دوشیزاؤں کے جسموں کی مہکوں سے
اور سارے جہاں کے
سبھی گلابوں سے
بڑھ کر ہے
مُجھ کو شہر میں
میرے شہر میں جانے دو
لیکن تنے ہُوئے نیزوں نے
میرے جسم کو یُوں برمایا
میرے ساز کو یُوں ریزایا

allurdubooks.blogspot.com

میرا ہمکتا خوں اور میرے سسکتے نغمے
شہ دروازے کی دہلیز سے
رِستے رِستے
شہر کے اندر جا پہنچے ہیں
اور مَیں اپنے جسم کا ملبہ
ساز کا لاشہ
اپنے شہر کے شہ دروازے
کی دہلیز پہ چھوڑ کے
پھر انجانے شہروں کی شہراہوں پر
مجبورِ سفر ہوں
جن کو تج کر گھر آیا تھا
جن کو تج کر گھر آیا تھا

Engr. Faraz Akram

شہرِ کتاب اُجڑ گیا، حرف برہنہ سر ہُوئے
نغمہ سے مے سُرمہ در گلو، شعر وطن بدر ہُوئے

موسمِ درد کے سفیر جو بھی ندیم تھے، سو تھے
اب تو سبھی فریفتہ، دانہ و دام پر ہُوئے

جام و سبُو کی آبرو اہلِ ہوس کے ہاتھ ہے
جب سے فقیہہ و محتسب شہر میں مُعتبر ہُوئے

allurdubooks.blogspot.com

سرو جواں کی موت پر روئیں گی قمریاں بہت
یُوں تو بفیضِ باغباں قتل کئی شجر ہُوئے

در خورِ حرفِ یار تھے جن کے لئے ہمیں فراز
آج وُہی ستم ظریف غیر کے نامہ بر ہُوئے

کب ہم نے کہا تھا ہمیں دستار و قبا دو
ہم لوگ نواگر ہیں ہمیں اذنِ نوا دو

ہم آئنے لائے ہیں سرِ کوئے رقیباں
اے سنگ فروشو یہی الزام لگا دو

لگتا ہے کہ میلہ سا لگا ہے سرِ مقتل
اے دل زدگاں بازوئے قاتل کو دعا دو

ہے بادہ گساروں کو تو میخانے سے نسبت
تم مسندِ ساقی پہ کسی کو بھی بٹھا دو

میں شب کا بھی مجرم تھا سحر کا بھی گنہگار
لوگو مجھے اس شہر کے آداب سکھا دو

فیض کے فراق میں

اے ماٹی کے لال تجھے سب یاد کریں
یاد کریں بھیگی آنکھوں
اور دکھتے دلوں سے یاد کریں
ہر سال
اے ماٹی کے لال تجھے سب یاد کریں
تیری کویتا میری تیری دھرتی کی سچائی
تیرے بول ہیں سارے گونگے شہروں کی گویائی
تیرے گیت ہیں امن کی نَے اور آشتی کی شہنائی
آنگن اور چوپال تجھے سب یاد کریں
یاد کریں بھیگی آنکھوں
اور دکھتے دلوں سے یاد کریں
ہر سال
اے ماٹی کے لال

Engr. Faraz Akram
allurdubooks.blogspot.com

کوئی تجھے دنیا اپنائے لیکن اپنا شہر
اپنا شہر کہ حدِ نظر تک جیسے لہو کی نہر
یا منصور و مسیح کی سولی یا سقراط کا زہر
ہم آشفتہ حال تجھے سب یاد کریں
یاد کریں ہر سال
اے ماٹی کے لال
ہجر کی رت کتنے روز رہے گی
اور فقط کچھ روز
وصل کی ساعت آ پہنچے گی
اور فقط کچھ روز
راہ کی ہر دیوار گرے گی
اور فقط کچھ روز
گلے میں باہیں ڈال تجھے سب یاد کریں
اے ماٹی کے لال
تجھے سب یاد کریں
تجھے سب یاد کریں

(سترویں سالگرہ پر)

Engr. Faraz Aslam

سرو و صنوبر شہر کے مرتے جاتے ہیں
سارے پرندے ہجرت کرتے جاتے ہیں

پھر سے ٹوٹ کے رونے کی رت آئی ہے
پھر سے دلوں کے زخم نکھرتے جاتے ہیں

جھوٹی سچی تعبیروں کی خواہش میں
کیسے کیسے خواب بکھرتے جاتے ہیں

کیسے کیسے یاروں کا بہروپ کھلا
کیسے کیسے خول اترتے جاتے ہیں

allurdubooks.blogspot.com

ان حالوں کب اپنے آپ کو دیکھا تھا
کہنے کو دِن رات گزرتے جاتے ہیں

رہگیروں کی خاموشی کو غور سے سُن،
یُوں ہے جیسے ماتم کرتے جاتے ہیں

Engr. Faraz Akram

ماں مٹی نے خُوں مانگا تھا اور بیٹے
پانی سے تالاب کو بھرتے جاتے ہیں

کبھی کبھی کوئی ایسا مُسافر آتا ہے
رستے اپنے آپ سنورتے جاتے ہیں

کوئی نیا احسان کر ہمدمِ دیرینہ
جتنے پُرانے زخم تھے بھرتے جاتے ہیں

شہرِ غزل کی گلیوں میں دِلگیر ترے
تجھ سے تیری باتیں کرتے جاتے ہیں

کب تک فگار دِل کو تو آنکھوں کو نم کریں
آؤ حدیثِ قاتل و بسمل رقم کریں

رِندو اُٹھاؤ جام کہ بس ہو چُکی بُہت
تا چند پاسِ بیعتِ شیخِ حرم کریں

allurdubooks.blogspot.com

آنکھوں کے طاقچوں میں جلا کر چراغِ درد
خونِ جگر کو پھر سے سُپردِ قلم کریں

تا چند جشنِ مرگِ رفیقاں منا کے ہم
اسبابِ دلنوازیِ قاتل بہم کریں

دلقِ اویس و چادرِ زہرا کدھر گئی
دزدانِ نیم شب سے تقاضا تو ہم کریں

زخموں سے چُور جسم بنائیں نشانِ راہ
جو ہاتھ کٹ چکے ہیں اُنھیں کو عَلم کریں

Engr. Faraz Akram

قیدِ تنہائی
کی
چند عبارتیں

allurdubooks.blogspot.com

مانسر کیمپ ۷۷ء

پہلی آواز

Engr. Faraz Akram

اتنا سنّاٹا کہ جیسے ہو سکوتِ صحرا
ایسی تاریکی کہ آنکھوں نے دہائی دی ہے

جانے زنداں سے اُدھر کونسے منظر ہونگے
مجھ کو دیوار ہی دیوار دکھائی دی ہے

دُور اک فاختہ بولی ہے بہت دُور کہیں
پہلی آواز محبت کی سُنائی دی ہے

آشیاں گم کردہ

عجب منظر سوادِ شام کے آنکھوں میں پھرتے ہیں
ہَوا سُورج کی مشعل کو جلاتی ہے بجھاتی ہے

اُفق پر کتنی تصویریں اُبھرتی ہیں بکھرتی ہیں
شفق میں آشنا چہروں کی رنگت پھیل جاتی ہے

تو دامانِ نظر میں بے محابا پھُول کھلتے ہیں
تو جیسے جوئبارِ یادِ یاراں گنگناتی ہے

وُہ ہمدم مجھ کو حیران و پریشاں ڈھونڈتے ہوں گے
کہ جن کی مہرباں آنکھوں میں شبنم جھلملاتی ہے

قفس میں روزنِ دیوار و زخمِ در نہیں لیکن
نوائے طائرانِ آشیاں گم کردہ آتی ہے

allurdubooks.blogspot.com

پچھلا پہر

Engr. Faraz Akram

نہ کہیں شہرِ مہرباں کی ہوا
نہ کوئی یارِ ہمدم و دمساز

نہ سرِ بام زُلفِ آوارہ
نہ سرِ راہ چشمِ فتنہ طراز

نہ کہیں کُوئے چاکِ داماناں
نہ کہیں رُوئے دوستانِ فراز

نہ کوئی بیتِ بیدل و غالب
نہ کوئی شعرِ حافظِ شیراز

نہ کوئی شمعِ کشتۂ شب ہے
نہ کوئی عندلیبِ سینہ گداز

خلوتِ غم نہ بزمِ رُسوائی
نہ سوالِ طلب نہ عرضِ نیاز

چار سُو اک فصیلِ بے در ہے
چار جانب حصارِ بے انداز

نیند کے طائرانِ بے پروا
شاخِ مژگاں سے کر گئے پرواز

allurdubooks.blogspot.com

ایسی ویرانیوں سے گھبرا کر
جب اُٹھاتا ہُوں تیری یاد کا ساز

توڑ دیتی ہے سلسلے سارے
پہرہ داروں کی بدنُما آواز

بیادِ جاناں

English ... Akram

دل قفس میں بھی غزل خواں ہے بیادِ جاناں
غمِ جاں بھی غمِ جاناں ہے بیادِ جاناں

کب رگ و پے میں نہ تھا درد کا قاتل نشتر
آج پیوستِ رگِ جاں ہے بیادِ جاناں

یُوں صبا آتی ہے گلگشت کو جیسے زنداں
کوچۂ چاکِ گریباں ہے بیادِ جاناں

غزالاں تُم تو واقف ہو

غزالاں تُم تو واقف ہو سو ہو مجنُوں پہ جو گزری
جو نالہ محملِ لیلیٰ میں تھا ہم بھی سمجھتے ہیں

ہوس والوں کو کیا کیا ناز ہے اپنے قرینوں پر
مگر رسم و رہِ شہرِ وفا ہم بھی سمجھتے ہیں

allurdubooks.blogspot.com

یُونہی آئے نہیں ہیں کوچۂ چاکِ گریباں میں
مزاجِ دل محبت کی ادا ہم بھی سمجھتے ہیں

"بہار آنے سے پہلے پیرہن میں آگ لگتی ہے"
بسانِ لالۂ آتش قبا ہم بھی سمجھتے ہیں

پاس کیا تھا

Engr. Faraz Akram

پاس کیا تھا کہ لُوٹتی دُنیا
ہم تو کل بھی تھے بے سروساماں

آج دیوار کھچ گئی ہے اگر
شہر کل بھی تھا صُورتِ زنداں

کب میسّر ہُوا تھا روزِ وصال
کب مقدّر نہ تھی شبِ ہجراں

اِک متاعِ سُخن تھی پاس اپنے
ایک سازِ وفا تھا دولتِ جاں

چاند رُکتا ہے نہ آتی ہے صبا زنداں کے پاس
کون لے جائے مرے نامے مرے جاناں کے پاس

اب بجز ترکِ وفا کوئی خیال آتا نہیں
اب کوئی حیلہ نہیں شائد دلِ ناداں کے پاس

چند یادیں نوحہ گر ہیں خیمۂ دل کے قریب
چند تصویریں جھلکتی ہیں صفِ مژگاں کے پاس

allurdubooks.blogspot.com

شہر والے سب امیرِ شہر کی مجلس میں ہیں
کون آئے گا غریبِ شہرِ ناپُرساں کے پاس

لوگ کیوں کرتے ہیں اب چارہ گری کے تذکرے
اب بجز حرفِ تسلی کیا ہے غم خواراں کے پاس

اب بھی خُوش بخت ہیں ترے وحشی
اب بھی خُوش وقت ہیں ترے ناداں

درد قائم ہے یاد باقی ہے
اِک تری دید چِھن گئی جاناں

Engr. Faraz Akram

اے شہر میں تیرا نغمہ گر ہُوں

گیتوں سے تجھے لُبھانے والا
خوابوں سے تجھے سجانے والا
میں تیری اُداس ساعتوں میں
رونے والا، رُلانے والا
میں تیری خُوشی کی محفلوں میں
نغموں کے چراغ لانے والا

allurdubooks.blogspot.com

ہر راہ میں تیرا ہمسفر ہُوں
اے شہر میں تیرا نغمہ گر ہُوں

اب ہاتھوں میں مرے ہتھکڑی ہے
اب پاؤں میں میرے بیڑیاں ہیں
اب دستِ صبا ہے دستِ قاتل
اب ابرِ کرم میں بجلیاں ہیں
اب حبسِ دوام میری قسمت
یا میرا نصیب پھانسیاں ہیں

Engr. Faraz Akram

میں اپنی خطا سے بے خبر ہوں
اے شہر میں تیرا نغمہ گر ہوں

پھر بھی نہیں جی کو رنج کوئی
اور آنکھوں میں اشکِ خوں نہیں ہے
پھر بھی نہیں درد دل گرفتہ
میں نالہ بلب ہوں یوں نہیں ہے
دیکھوں تو بیاضِ شعر میری
اِک حرف بھی سرنگوں نہیں ہے

زنداں میں ہوں کہ اپنے گھر ہوں
اے شہر میں تیرا نغمہ گر ہوں

ندیم آنکھیں ندیم چہرہ

ندیم چُپ تھا
مگر سدا کی شفیق آنکھوں پہ
دُکھ کی کائی جمی ہوئی تھی
سدا کے اُس مہربان چہرے کا زخم
جو کب کا بھر چکا تھا
وُہ پھر ہرا ہو کے کنجِ لب سے دل و جگر تک پہنچ چکا تھا

allurdubooks.blogspot.com

ندیم چُپ تھا
مجھے تو ایسا لگا کہ جیسے
کسی نے اُس کے نحیف شانوں سے
اُسکے زندہ وجیہہ سر کو ہٹا کے
زوبی کا ساختہ چہرۂ سفالیں
لگا دیا ہے۔

یہ کربِ ضبطِ الم کی حد تھی
بہت سے احباب جمع تھے
جب
عدالتِ عالیہ کے ایواں سے
مَیں حراست میں
باہر آیا
اِدھر اُدھر لوگ حال احوال پُوچھنے کے لیئے
کھڑے تھے
تو کشور و کامراں کی آنکھوں میں سِسکیاں
اور گلے میں آنسُو اٹک گئے تھے
یہ وہ گھڑی تھی
کہ میرے اندر کے حوصلوں کی
سبھی چٹانیں تڑخ رہی تھیں
وُہ زلزلہ سا وجُود میں تھا
کہ میری بُنیاد ہل رہی تھی
گناہ میرے قلم کا سچ تھا
اور اُسکی پاداش میرے یاروں کو

Engr. Faraz Akram

میرے پیاروں کو مل رہی تھی
یہ ساعتِ جانستاں کڑی تھی
اور اس سے پہلے کہ سچ کا پندار
واہموں سے شکست کھاتا
ندیم کی مہربان آنکھیں
ندیم کے دلنواز لب مجھ سے کہہ رہے تھے
فراز ہم تُم تو وُہ ہیں
جن کے نصیب میں زندگی کی ساری اذیتیں ہیں
کہ جس مسافت پہ ہم چلے ہیں
وُہ حرفِ حق کی مجاہدت ہے
ہمیں نہ حرصِ حشم نہ مال و منال کی آرزو رہی ہے
نہ ہم کو طبل و علم نہ جاہ و جلال کی جستجو رہی ہے
بس اک قلم ہے کہ جس کی ناموس
ہم فقیروں کا کُل اثاثہ ہے آبرو ہے
بس ایک سچ ہے
کہ جسکی حُرمت کی آگہی سے
مِرے بدن میں ترے بدن میں

allurdubooks.blogspot.com

مِرے قلم میں ترے قلم میں
وُہی لہو ہے
کہ جِس سے عرفاں کی نمو ہے
کہ جِس سے انساں کی آبرو ہے
ابھی سے تم ڈولنے لگے ہو
ابھی سے سُکھ کے مقابلے میں صعوبتیں تولنے لگے ہو
مجھے بھی دیکھو
کہ جِس کے پیراہنِ دل و جاں پہ ساٹھ
پیوند لگ چکے ہیں
تمام پیوند زندگی کی ودیعتیں ہیں
مگر مجھے مضمحل بھی دیکھا !؟
کبھی مجھے منفعل بھی دیکھا !؟
مَیں اب بھی دشتِ وفا میں گرمِ سفر ہُوں گرمِ سفر رہا ہُوں
کہ میں سمجھتا ہُوں
یہ وُہ صحرائے دَرد ہے جِس میں
تشنگی ہے، گرسنگی ہے، برہنگی ہے
یہاں ملامت کے سنگ ـــــ طعنوں کے تیر

Engr. Faraz Akram

شرمندگی کے خنجر برس رہے ہیں
یہاں تو ہر راہرو کی گردن میں طوق پاؤں میں بیڑیاں ہیں
یہاں تو زنداں کی ظلمتیں اور قتل گاہوں کی لالیاں ہیں
مگر کبھی مَیں رُکا نہیں ہُوں، مگر کبھی مَیں جُھکا نہیں ہُوں
یہی تو دشتِ وفا ہے جس میں
تمھارے جسموں ہمارے جسموں
کے ہر طرف استخواں پڑے ہیں
یہی تو وُہ راستے ہیں جن میں
صداقتوں کے امیں لٹے ہیں
فقط ہمیں تو نہیں اکیلے
یہاں بہت سے عَلَم گڑے ہیں
انھیں کے ایثار سے ہی جانبر صداقتیں ہیں
انھیں کے افکار سے ہی
ہم اہلِ دل کی باہم رفاقتیں ہیں

تمھارے بازو ابھی توانا ہیں
جسم میں خُون کھولتا ہے

allurdubooks.blogspot.com

قلم سے عہدِ وفا کیا ہے
قلم تو پھر سچ ہی بولتا ہے
اُٹھاؤ آنکھیں کہ سچ امر ہے
قلم کا وجدان مُعتبر ہے

مَیں کنجِ زنداں میں آ چکا ہوں
مگر ابھی تک
مری نگاہوں کے سامنے ہیں
ندیم آنکھیں ندیم چہرہ

Engr. Faraz Akram

○

ہر کوئی طرۂ پیچاک پہن کر نکلا
ایک مَیں پیرہنِ خاک پہن کر نکلا

اور پھر سب نے یہ دیکھا کہ اسی مقتل سے
میرا قاتل میری پوشاک پہن کر نکلا

allurdubooks.blogspot.com

ایک بندہ تھا کہ اوڑھے تھا خُدائی ساری
اِک ستارہ تھا کہ افلاک پہن کر نکلا

ایسی نفرت تھی کہ اس شہر کو جب آگ لگی
ہر بگولہ خس و خاشاک پہن کر نکلا

ترکش و دامِ عبث لے کے چلا ہے صیّادؔ
جو بھی نخچیر ہے فتراک پہن کر نکلا

اُس کے قامت سے اُسے جان گئے لوگ فرازؔ
جو لبادہ بھی وہ چالاک پہن کر نکلا

Engr. Faraz Akram

قاصد کبوتر

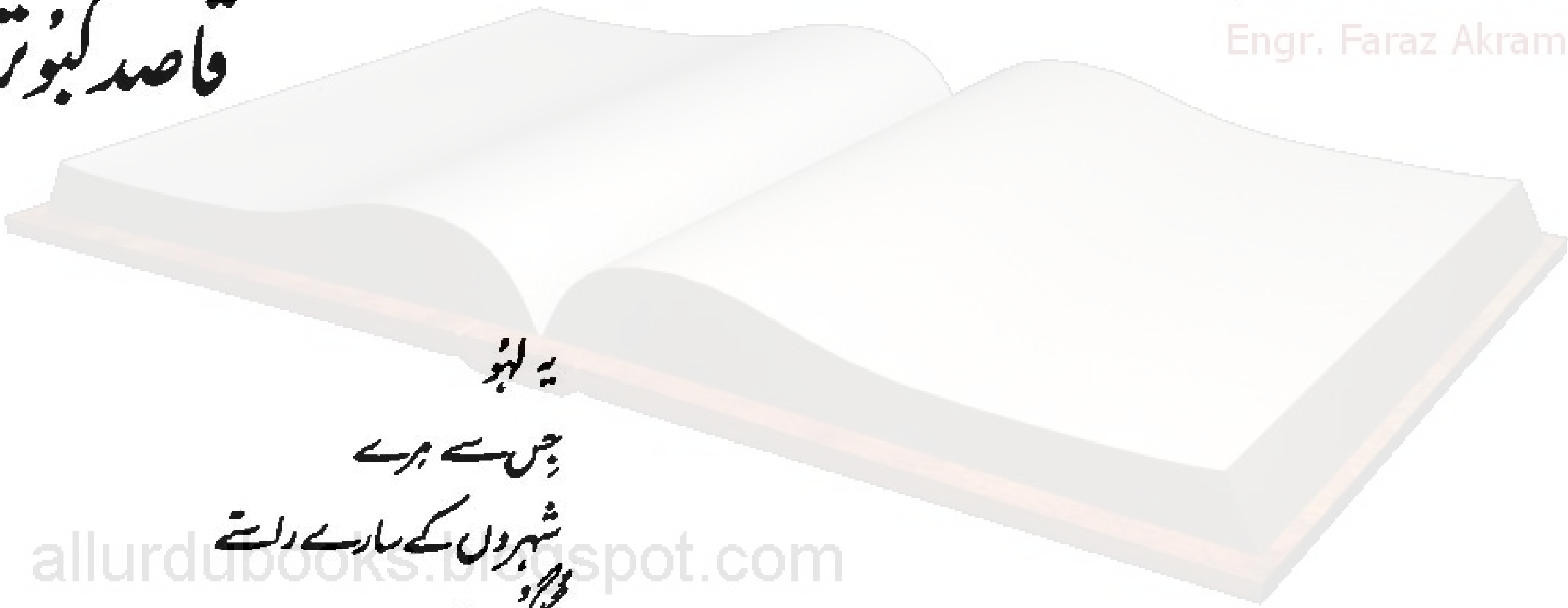

یہ لہو
جس سے ہرے
شہروں کے سارے راستے
گلگوں ہیں
اور ہر پیرہن کا رنگ عنابی ہے
کل کے موسموں
اور آنے والے
سُورجوں
کا زمزمہ گر ہے۔

allurdubooks.blogspot.com

چلو تُم نے تو
کالی سُرخیاں
مقراض کر ڈالیں
سخن نخچیر کر ڈالے
قلم زنجیر کر ڈالے
Engr. Fariz Akram
مگر اب ان ہواؤں کو بھی روکو
جو تمہارے مقتلوں کی لالیاں
اور تازہ خُوں کی خُوشبُوئیں
اور اُن کی آوازیں لیئے
گلیوں سے
بازاروں سے
شہراہوں سے ہو کر
ہر طرف
قریہ بہ قریہ
پھیلتی جاتی ہیں
نادانو
ہوائیں نامہ بر بنتی ہیں
جب قاصد کبوتر قید ہوتے ہیں

عفریت

خوفزدہ مائیں
بچوں کو سینوں سے لپٹائے
تھر تھر کانپ رہی ہیں

allurdubooks.blogspot.com
بستی والے کہتے ہیں
برسوں سے
اس قریہ میں
اک آدم خور عفریت ہے
جس کے بہت سے چہرے ہیں
اور جس گھر میں بھی
کسی صدا کی شمع جلے

یا کسی دُعا کا پھول کھلے
وُہ صُبح سے پہلے
سارے گھر کو کھا جاتا ہے

کتنی بار کئی

Engr. Faraz Akram

دِل والے
اپنے دُکھی سینوں میں غم کے جگر جگر انگارے
اور زخمی آنکھوں میں
جگمگ جگمگ تارے لے کر
اس عفریت کی کھوج میں نکلے
لیکن اگلی شام
اس ٹیڑھی ترچھی پگڈنڈی پر
جو کالے سانپوں
اور پیلے کانٹوں والے
جنگل کو جاتی ہے
اُن کے سر
انکے بازو

اُن کی آنکھیں
لہُولہان
اور الگ الگ اور ٹکڑے ٹکڑے ملی ہیں

اس منظر کی دید سے اب تک
بستی والوں کے
مُنہ پر
اور آنکھوں پر
خُود اُنکے اپنے ہاتھ دھرے ہیں

allurdubooks.blogspot.com

Engr. Faraz Akram

اب لوگ جو دیکھیں گے تو خواب اور طرح کے
اس شہر پہ اُتریں گے عذاب اور طرح کے

اب کے تو نہ چہرے ہیں نہ آنکھیں ہیں نہ لب ہیں
اس عہد نے پہنے ہیں نقاب اور طرح کے

اب کوچۂ قاتل سے بلاوا نہیں آتا
قاصد ہیں کہ لاتے ہیں جواب اور طرح کے

سو تیر ترازو ہیں رگِ جاں میں تو پھر کیا
یاروں کی نظر میں ہیں حساب اور طرح کے

اس درد کے موسم نے عجب آگ لگائی
جسموں میں دہکتے ہیں گلاب اور طرح کے

واعظ سے فراز اپنی بنی ہے نہ بنے گی
ہم اور طرح کے ہیں جناب اور طرح کے

allurdubooks.blogspot.com

○

پیچ رکھتے ہو بہت صاحبو دستار کے بیچ
ہم نے سر گرتے ہوئے دیکھے ہیں بازار کے بیچ

Engr. Faraz Akram

باغبانوں کو عجب رنج سے تکتے ہیں گلاب
گل فروش آج بہت جمع ہیں گلزار کے بیچ

قاتل اس شہر کا جب بانٹ رہا تھا منصب
ایک درویش بھی دیکھا اسی دربار کے بیچ

کج اداؤں کی عنایت ہے کہ ہم سے عشاق
کبھی دیوار کے پیچھے کبھی دیوار کے بیچ

تم ہو ناخوش تو یہاں کون ہے خوش پھر بھی فراز
لوگ رہتے ہیں اسی شہرِ دل آزار کے بیچ

○

اپنی ہی آواز کو بے شک کان میں رکھنا
لیکن شہر کی خاموشی بھی دھیان میں رکھنا

میرے جھوٹ کو کھولو بھی اور تولو بھی تم
لیکن اپنے سچ کو بھی میزان میں رکھنا

allurdubooks.blogspot.com

کل تاریخ یقیناً خود کو دہرائے گی
آج کے اِک اک منظر کو پہچان میں رکھنا

بزم میں یاروں کی شمشیر لہو میں تر ہے
رزم میں لیکن تلواروں کو میان میں رکھنا

آج تو ملے دلِ ترکِ تعلق پہ تم خوش ہو
کل کے پچھتاوے کو بھی امکان میں رکھنا

اِس دریا سے آگے ایک سمندر بھی ہے
اور وہ بے ساحل ہے یہ بھی دھیان میں رکھنا

Engr. Farooq Akram

اس موسم میں گلدانوں کی رسم کہاں ہے
لوگو اب پھولوں کو آتشدان میں رکھنا

○

وہ ظلمتیں ہیں کہ شاید قبولِ شب بھی نہ ہوں
مگر حصارِ فلک میں شگاف اب بھی نہ ہوں

تمام شہر ہے شائستگی کا زہر پیئے
نہ جانے کیا ہو جو دو چار بے ادب بھی نہ ہوں

وہ ساعتیں ہیں عنایاتِ چشم و لب تو گئیں
وہ چاہتے ہیں حکایاتِ چشم و لب بھی نہ ہوں

allurdubooks.blogspot.com

ہر اک پہ وا نہ کرو شہرِ دل کا دروازہ
کہ آنے والوں میں دزدانِ نیم شب بھی نہ ہوں

مجھے تو ڈر ہے کہ شیخِ حرم کے ہاتھوں سے
کہیں مری طرح رسوا رسول و رب بھی نہ ہوں

نبھائی وضعِ بسمل انتہا تک
نہ مانگا قاتلوں سے خوں بہا تک

نہ جانے کیا ہوا زندانیوں کو
کہ بے آواز ہے زنجیرِ پا تک

اُڑا کر لے گئیں ان موسموں میں
ہوائیں بے نواؤں کی ردا تک

وفا کے نام پر کچھ شعبدہ گر
چُرا لیتے ہیں ہاتھوں کی حنا تک

فراز آنکھیں گنوائیں عُمر کھوئی
کہا تھا کِس نے اُس کا راستہ تک

مالک

میں لفظوں کا گڈریا
حرفوں کے بُزغالے
میری دُنیا ہے
اس دُنیا اور اسکے دُکھوں کے
بھونچالوں سے
جب بھی مجھے پل دو پل ملتے
اور تجھے
سارے افلاک
اور ساری زمینوں
کے سارے بسنے والوں کے
سارے جھوٹ اور سارے سچ کے
جنجالوں سے مُہلت ملتی
ہم آپس میں باتیں کرتے

allurdubooks.blogspot.com

سیدھی سچی پیاری باتیں
جبر اور مکر سے عاری باتیں
تُو شبنم تھا تُو موتی تھا تُو خوشبو تھا
میں تپتا تھا میں پتھر تھا میں آنسو تھا
لیکن میل رہا دونوں کا
Engr. Faraz Akram
دونوں ہی نے اکثر
سُنا کہا دونوں کا
مالک
مَیں نے اکثر سوچا
تو جس کو
دن کا آرام
نہ راتوں کی نیندیں حاصل ہیں
ساری دُنیاؤں کی مسافت
کرتے کرتے
اپنے گلّوں اور گلّوں کے چرواہوں کی
چاہت کا دم بھرتے بھرتے
شہد کی نہریں زہر کے ساگر

تکتے تکتے
کبھی کبھی تھک جاتا ہوگا
تیرے گیسو
کاہکشاں کی دُھول سے اَٹ جاتے ہونگے
اور تیرے شانے
سارے زمانے کے انبار سے
دُکھتے ہوں گے
تیرے پاؤں
ازل سے لے کر ابد تلک
پھیلے ہُوئے صحراؤں کے سفر سے
چھالوں سے پٹ جاتے ہوں گے
allurdubooks.blogspot.com
اور تیرے پیوند لگے
ملبوس کے بخیے
شاید جگہ جگہ سے
نکل چکے ہوں
مالک
تُو اِک روز اگر

سارے زمانے سارے ٹھکانے سارے فسانے
بھول کے میرے پاس آئے تو
میں تیرے ریشم جیسے
لانبے بالوں کو
بستی کے واحد چشمے کے
Engr. Faraz Akram
چاندی جیسے پانی سے دھوؤں
تیرے تھکے ہُوئے شانوں کو
آہستہ آہستہ دابوں اور سہلاؤں
تیرے چھلنی چھلنی پاؤں کے تلوؤں سے
ساری تھکن کے کانٹے چُن لوں
تیرے دریدہ پیراہن کے
اِک اِک چاک کو ٹانکوں
اور جب تجھ کو پیاس لگے
یا بھوک لگے تو
سچے لفظوں کی سب سے اچھی بھیڑوں کا
خالص تازہ دُودھ پلاؤں
اور پھر تجھ کو

اپنی نَے کی روتی ہُوئی آنکھوں کے
سسکتے گیت سُناؤں
تاکہ تو صدیوں کا جاگا تھکا ہُوا
اس کُھلی فضا کے میدانوں میں
کچھ لمحوں کو سو جائے ــــ آرام کرے
مالک

تو میری باتوں پر
کتنی محبت سے ہنستا ہے
لیکن میرے عصر کے مُوسیٰ
برہم ہیں

allurdubooks.blogspot.com

مکین خوش تھے کہ جب بند تھے مکانوں میں
کھلے کواڑ تو تالے پڑے زبانوں میں

Engr. Faraz Akram

درخت ماؤں کی مانند انتظار میں ہیں
طیور لوٹ کے آئے نہ آشیانوں میں

ہوا کی زد پہ بھی دو اک چراغ روشن ہیں
بلا کے حوصلے دیکھے ہیں سخت جانوں میں

مجھے ہلاک کیا اعتماد نے میرے
کہ میکبتھ تھے سبھی میرے میزبانوں میں

کل آئینے نے بڑے دکھ کی بات مجھ سے کہی
فراز تو بھی ہے گزرے گئے زمانوں میں

عشق کا شہر بھی دیکھو کیا نیرنگ بھرا ہے
اب دیوانے کا دامن بھی سنگ بھرا ہے

اب یہ کھلا ہے کتنی پرانی دشمنیاں تھیں
یاروں میں ہر ایک کا خنجر زنگ بھرا ہے

allurdubooks.blogspot.com

میرے بدل جانے پر تم کو حیرت کیوں ہے
میں نے یہ بہروپ تمہارے سنگ بھرا ہے

قتل گہوں کا رستہ اوروں سے کیا پوچھیں
لہو کے چھینٹوں سے اک اک فرسنگ بھرا ہے

بولتی آنکھوں کی چُپ بھی قاتل ہے لیکن
اُس کے سکوتِ چشم میں جو آہنگ بھرا ہے

کچھ تو فرازؔ اپنے قصے بھی ایسے ہی تھے
اور کچھ کہنے والوں نے بھی رنگ بھرا ہے

Engr. Faraz Akram

○

اب کے ہم پر کیسا سال پڑا لوگو
شہر میں آوازوں کا کال پڑا لوگو

ہر چہرہ دو ٹکڑوں میں تقسیم ہُوا
اب کے دِلوں میں ایسا بال پڑا لوگو

جب بھی دیارِ خندہ دلاں سے گزرے ہیں
اس سے آگے شہرِ ملال پڑا لوگو

allurdubooks.blogspot.com

آئے رُت اور جائے رُت کی بات نہیں
اب تو عُمروں کا جنجال پڑا لوگو

تلخ نوائی کا مُجرم تھا صرف فرازؔ
پھر کیوں سارے باغ پہ جال پڑا لوگو

○

Engr. Faraz Akram

جانے کس زعم میں مقتل کو سجائے تم ہو
مجھ کو کیا قتل کرو گے مرے سائے تم ہو

میرا پندار بڑھا ہے اسی معیار کے ساتھ
جس رعونت سے مجھے دار پہ لائے تم ہو

اس خجالت کے تبسم سے عیاں ہیں یارو
آستینوں میں وہ خنجر کہ چھپائے تم ہو

دوست کا لطف تو احسان ہے جب ہو جائے
مہرباں پھر بھی بڑی دیر میں آئے تم ہو

دست بستہ و کمربستہ و لب بستہ سہی
اس پہ بھی خوش ہو کہ دربار میں آئے تم ہو

ہائے وہ صبحِ تمنا کہ نہ دیکھو گے فراز
ہائے اُن شمعوں کی قسمت کہ جلائے تم ہو

allurdubooks.blogspot.com

○

Engr. Faraz Akram

اِک بُوند تھی لہُو کی سرِ دار تو گری
یہ بھی بُہت ہے خوف کی دیوار تو گری

کچھ غُنچوں کی جُرأتِ رِندانہ کے نِثار
اَب کے خطیبِ شہر کی دستار تو گری

کچھ سر بھی کٹ گرے ہیں پہ کہرام تو مچا
یُوں قاتلوں کے ہاتھ سے تلوار تو گری

ایک بدنُما صُبح کے بارے میں ——— کچھ نظمیں

allurdubooks.blogspot.com

جم گیا ہے آنکھوں میں ایک بدنُما منظر
اب تو سب کے سب چہرے قاتلوں سے لگتے ہیں

دِل کا قصّہ یا افسانہ دار کا ہے
ہر محفل میں ذِکر اُسی دِلدار کا ہے

Engr. Faraz Akram

سارا شہر بلکتا ہے
پھر بھی کیسا سکتہ ہے

ہر کوئی تصویر نما
دُور خلا میں تکتا ہے

گلیوں میں بارُود کی بُو
یا پھر خُون مہکتا ہے

سب کے بازو یخ بستہ
سب کا جِسم دہکتا ہے

allurdubooks.blogspot.com

ایک سفر وُہ ہے جس میں
پاؤں نہیں دِل تھکتا ہے

تیرا بچھڑنا جانِ غزل
شہرِ غزل کا مقطع ہے

Engr. Faraz Akram

جلّاد

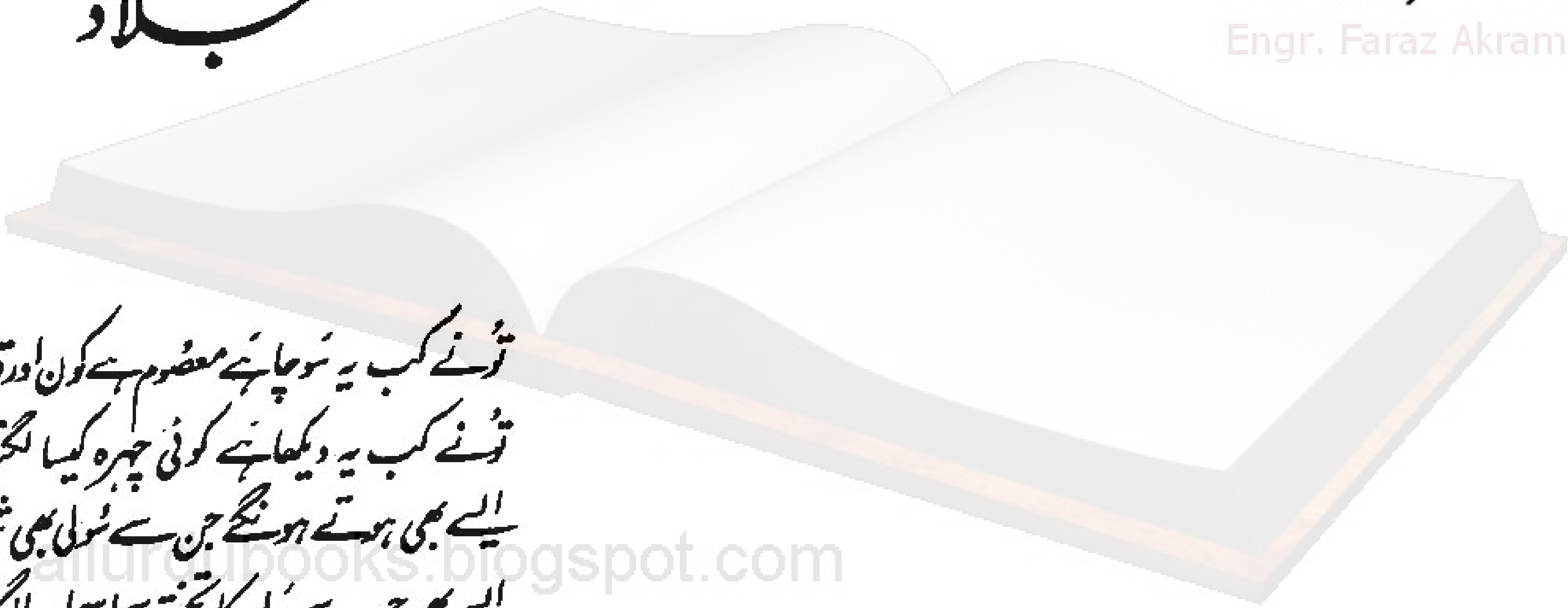

تُو نے کب یہ سوچا ہے معصوم ہے کون اور قاتل کون
تُو نے کب یہ دیکھا ہے کوئی چہرہ کیسا لگتا ہے
ایسے بھی ہوتے ہونگے جن سے سُولی بھی شرماتی ہو
ایسے بھی جن سے دار کا تختہ سجا سجا سا لگتا ھے

allurdubooks.blogspot.com

جھُوٹ کا عمامہ ہے کوئی یا پرچم ہے سچائی کا
تو کیا جانے کس کے مُنارہ سر پہ کمند افگندہ ھے
وُہ منصور کا حرفِ اَنا ہو یا عیسیٰ کی شمعِ دعا
تجھ کو کیا پنجیر تیرا کوئی مولا ہے یا بندہ ہے

دربارِوں سے ہو کر جب انصاف کا قاصد آتا ہے
سب کو خبر ہے بے گنہی کا اکثر جو انجام ہُوا

میزانیں کن ہاتھوں میں تھیں جُنبشِ ابرو کس کی تھی
کس پہ اہلِ عدالت گرجے کس پر لطف اکرام ہُوا

محفل محفل مقتل مقتل سب بسمل جلاد ہے کون
کوئی سمجھ کر بھی نہیں سمجھے کوئی اشارہ جانے ہے

نام ہے کس کا دام ہے کس کا اور یہاں صیاد ہے کون
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

چلو اُس شہر کا ماتم کریں

چلو اُس شہر کا ماتم کریں
جس کے سبھی موسم ہمیں پیارے تھے
وُہ رُت چاک دامانی کی تھی
یا خُوں رونے کی
ہوائے مہرباں کی راہ تکنے کا زمانہ تھا
کہ فصلِ لالۂ لعلیں کی حسرت میں
بدن انگار ہونے کی
سبھی موسم ہمیں پیارے رہے اس شہر کے
جو بد مقدر تھا
کہ جس کی ساری دیواریں فصیلیں تھیں
کوئی روزن نہ رکھتی تھیں
وُہ جس کی دُود کش پہنائیاں
آنکھیں جلاتی تھیں
مگر روشن نہ رکھتی تھیں

allurdubooks.blogspot.com

ڈری سہمی ہوئی خلقت کی لاشیں
اس لئے گلیوں میں پھرتی تھیں
کہ وہ مدفن نہ رکھتی تھیں
مگر پھر بھی ہمیں اِس شہر سے
کتنی محبت تھی

Engr. Faraz Akram

محبت ہے
کہ یہ شہرِ سحر نا آشنا
جس کا مقدر رات تھی یا صُبحِ کاذب تھی
گلی کوچوں میں
بازاروں میں
دہلیزوں پہ بیٹھے منتظر لوگو
تمھیں بھی صُبحِ صادق کا تصوّر
خواب پیارا تھا

ہمیں بھی تھا
چلو تاروں کا قتلِ عام بھی ہم کو گوارا تھا
ہمیں بھی اور تمھیں بھی
جن سیہ راتوں نے مارا تھا

یہی سُنتے رہے ہم تُم
انھیں کے دامنوں میں صُبحِ صادق کا ستارا تھا
مگر اس مرتبہ
جس جھٹپٹے کو
روشنی کا اوّلیں زینہ سمجھ بیٹھے
اُسی کی آخری منزل پہ
اب سُورج کی پیلی لاش رکھی ہے
(کسی آسیب نے شب خون مارا تھا)
مگر اب سب کے چہرے اس قدر فق
اور بازو اس قدر شل ہیں
کہ جیسے کور چشماں گورکن
مصلوب سُورج کی بجائے

allurdubooks.blogspot.com

شہر کو دفنا کے آئے ہیں
چلو اُس شہر کا ماتم کریں
جس کے سبھی موسم ہمیں پیارے رہے
اور ہم جسے خود اپنے ہاتھوں سے
کفن پہنا کے آئے ہیں
جسے دفنا کے آئے ہیں

Engr. Fariaz Akram

حرف کی شہادت

آؤ جس عیسیٰ کو ہم نے سُولی پر لٹکایا ہے
اُس کے لہو لہان بدن پر بین کریں
اور اشک بہائیں
فرض میں پُورے اُتر چکے
اب قرض چکائیں

اس کی کھڑاؤں وُہ لے جائے
جس نے صلیب بنائی تھی
چادر کا حقدار وُہی ہے
جس نے کیل لگائی تھی
اور کانٹوں کا تاج ہے اُس کا
جس کی آنکھ بھر آئی تھی

آؤ

اب ہم سب عیسیٰ ہیں
لوگوں کو بتلائیں
مُردوں کو زندہ کرنے کا
مُعجزہ بھی دکھلائیں
لیکن اُس کا حرف تھا سب کچھ
حرف کہاں سے لائیں؟

allurdubooks.blogspot.com

○

جب یار نے رختِ سفر باندھا کب ضبط کا یارا اُس دن تھا
ہر درد نے دل کو سہلایا کیا حال ہمارا اُس دن تھا

جب خواب ہُوئیں اُس کی آنکھیں جب دُھندھ ہُوا اُس کا چہرہ
ہر اشک ستارہ اُس شب تھا ہر زخم انگارہ اُس دن تھا

سب یاروں کے ہوتے سوتے ہم کس سے گلے مِل کر روتے
کب گلیاں اپنی گلیاں تھیں کب شہر ہمارا اُس دن تھا

جب تجھ سے ذرا غافل ٹھہرے ہر یاد نے دل پر دستک دی
جب لب پہ تمہارا نام نہ تھا ہر دُکھ نے پکارا اُس دن تھا

اک تم ہی فرازؔ نہ تھے تنہا اکیلے تو بُلاوا جب آیا
اک بھیڑ لگی تھی مقتل میں ہر درد کا مارا اُس دن تھا

○

لباسِ دار نے منصب نیا دیا ہے اُسے
وہ آدمی تھا مسیحا بنا دیا ہے اُسے

مگر سکوتِ فلک بھی زمین جیسا تھا
دُعائے نیم شبی نے بھی کیا دیا ہے اُسے

سفر طویل نہ درپیش ہو مسافر کو
جو نصفِ شب سے بھی پہلے جگا دیا ہے اُسے

وہ سب حروف کہ بے شکل تھے سلامت ہیں
جو لفظ چہرہ نما تھا مِٹا دیا ہے اُسے

allurdubooks.blogspot.com

کچھ اپنے شہر کا قاتل بھی بے مروت تھا
کچھ اپنے عجز نے بھی حوصلہ دیا ہے اُسے

Engr. Faraz Akram

فغاں کہ اہلِ ہوس کی رقابتوں نے فراز
جو شخص جانِ جہاں تھا گنوا دیا ہے اُسے

○

رت جگے ہوں کہ بھرپور نیندیں مسلسل اُسے دیکھنا
وہ جو آنکھوں میں ہے اور آنکھوں سے اوجھل اُسے دیکھنا

اس کڑی دھوپ میں دل تپکتے ہیں اور بام پر وہ نہیں
کل نئے موسموں میں جب آئیں گے بادل اُسے دیکھنا

allurdubooks.blogspot.com

وہ جو خوشبو بھی ہے اور جگنو بھی ہے اور آنسو بھی ہے
جب ہوا گنگنائے گی ناچے گا جنگل اُسے دیکھنا

جو ہواؤں میں ہے اور فضاؤں میں ہے اور دعاؤں میں ہے
کوئی پھیلائے دامن کہ لہرائے آنچل اُسے دیکھنا

شاعری میں بھی اس جانِ جاں کا سراپا سماتا نہیں
اور آنکھوں کی دیرینہ خواہش مکمل اُسے دیکھنا

یہ بھی کیا سوچنا ہے کہ ہر وقت ناداں اُسے سوچنا
یہ بھی کیا دیکھنا ہے کہ ہر سمت پاگل اُسے دیکھنا

Engr. Faraz Akram

شامِ وعدہ سہی دُکھ زیادہ سہی پھر بھی دیکھو فراز
آج شب اُسکی فُرقت میں کہہ لو غزل کل اُسے دیکھنا

○

جو کچھ کہیں تو دریدہ دہن کہا جائے
یہ شہر کیا ہے یہاں کیا سخن کہا جائے

بضد ہے تیشۂ خونیں لئے ہوئے کوئی شخص
کہ گورکن کو بھی اب کوہکن کہا جائے

اگر ہجومِ صداؤں کے دیکھنا چاہو
تو شرط یہ ہے کہ پہلا سخن کہا جائے

allurdubooks.blogspot.com

چراغ بجھتے ہی رہتے ہیں پر جو ایک ہوا
اسے ہواؤں کا دیوانہ پن کہا جائے

عجیب رسم ہے جو صدرِ انجمن ہو فراز
وہ چاہتا ہے اُسے انجمن کہا جائے

Engr. Faraz Akram

گرفتہ دِل عندلیب گھائل گُلاب دیکھے
محبتوں نے سبھی رُتوں میں عذاب دیکھے

وُہ دِن بھی آئے صلیب گر بھی صلیب پر ہوں
یہ شہر اِک روز پھر سے یومِ حساب دیکھے

یہ صُبحِ کاذب تو رات سے بھی طویل تر ہے
کہ جیسے صدیاں گُذر گئیں آفتاب دیکھے

وُہ چشمِ محرُوم کتنی محروم ہے کہ جس نے
نہ خواب دیکھے نہ رتجگوں کے عذاب دیکھے

کہاں کی آنکھیں کہ اب تو چہروں پہ آبلے ہیں
اور آبلوں سے بھلا کوئی کیسے خواب دیکھے

عجب نہیں ہے جو خُوشبُوؤں سے ہے شہر خالی
کہ مَیں نے دھلیزِ قاتلاں پر گُلاب دیکھے

یہ ساعتِ دید اور وحشت بڑھا گئی ہے
کہ جیسے کوئی جنوں زدہ ماہتاب دیکھے

مُجھے تو ہم مکتبی کے دِن یاد آ گئے ہیں
کہ میں اُسے پڑھ رہا ہُوں اور وُہ کتاب دیکھے

allurdubooks.blogspot.com

دشمن کا قصیدہ

Engr. Faraz Akram

ہم کہ تلوار کے دشمن تھے
کہ تلوار عدو تھی اپنی
اب مدح خواں ہیں
کہ تلوار کا کردار بھی تھا
اور حریف اپنا
کوئی یارِ جگر دار بھی تھا
اور وہ یارِ جگر دار طرحدار بھی تھا

نہ کہ بارود کی نالی
نہ کہ فولاد کا خول
نہ کہ بزدل کا مؤقف
نہ کہ کم ظرف کا بول
کہ ہمیشہ رہی تلوار
کبھی حرفِ صفا کی مانند
سچ کے پرچم کی طرح
دل کی صدا کی مانند
نہ کہ مُلّا کی قبا اور ریا کی مانند
نہ منافق کی دُعا کی مانند

allurdubooks.blogspot.com

○

Engr. Faraz Akram

وفا کے بھیس میں کوئی رقیبِ شہر بھی ہے
حذر کہ شہر کا قاتل طبیبِ شہر بھی ہے

وُہی سپاہِ ستم خیمہ زن ہے چاروں طرف
جو میرے بخت میں تھا اب نصیبِ شہر بھی ہے

اُدھر کی آگ اِدھر بھی پہنچ نہ جائے کہیں
ہوا بھی تیز ہے جنگل قریبِ شہر بھی ہے

اب اُس کے ہجر میں روتے ہیں اسکے گھائل بھی
خبر نہ تھی کہ وہ ظالم حبیبِ شہر بھی ہے

یہ راز نعرۂ منصور ہی سے ہم پہ کُھلا
کہ چوبِ منبرِ مسجد صلیبِ شہر بھی ہے

کڑی ہے جنگ کہ اب کے مقابلے پہ فرازؔ
امیرِ شہر بھی ہے اور خطیبِ شہر بھی ہے

allurdubooks.blogspot.com

ہواؤں کی بشارت

تمام ماؤں کے ہونٹ پتھر ہیں
اور آنکھوں میں زخم ہیں
اور دِل تپکتے ہیں
رات کہتی ہے
"ان کے بیٹوں کو
شب گئے
چند لشکری
ساتھ لے گئے تھے
تو اب تک اُنکی واپسی کی خبر نہیں ہے"

نہ واپسی کا گمان رکھنا
ہوائیں سہمے ہوئے چراغوں سے کہہ گئی تھیں
کہ آنے والی رُتوں کے آغاز تک
تمہارے نصیب میں روشنی کا کوئی سفر نہیں ہے
یہ مائیں پتھر بنی رہیں گی
اور اُنکے آنسو جمے رہیں گے
اور اُنکی آہیں تھمی رہیں گی
نہ جی سکیں گی
نہ مر سکیں گی

allurdubooks.blogspot.com

○

عجب شہر تھے اور عجب لوگ تھے
ستم صورتیں تھیں غضب لوگ تھے

فقیر اس گلی کے گداگر بنے
سراپا طلب بے طلب لوگ تھے

وہ کافر اکیلا کھنچا دار پر
نمازِ جنازہ میں سب لوگ تھے

انھیں راستوں پر کلاہیں گریں
انھیں رہگزاروں میں جب لوگ تھے

نہ مقتل نہ میلا تماشا کوئی
مگر جا بجا بے سبب لوگ تھے

سبھی سر بہ سجدہ تھے دربار میں
ہم ایسے کہاں بے ادب لوگ تھے

فراز اپنی بربادیوں کا سبب
نہ اب لوگ ہیں اور نہ جب لوگ تھے

allurdubooks.blogspot.com

یہ کس عذاب سے خائف مرا قبیلہ ہے
کہ خون مل کے بھی چہروں کا رنگ پیلا ہے

Engr. Faraz Akram

یہ کیسی زہر بھری بارشیں ہوئیں اب کے
کہ میرے سارے گلابوں کا رنگ نیلا ہے

ہو کس طرح سے محبت کی گفتگو کہ ابھی
مرے لہو سے ترا فرش و سقف گیلا ہے

گداگرانِ سخن کو نوید ہو کہ یہاں
شکستہ سری ہی فقط رزق کا وسیلہ ہے

فراز اسی لیے ہم زندگی پہ مرتے ہیں
کہ یہ بھی زندگی کرنے کا ایک حیلہ ہے

جنھیں زعمِ کمانداری بہت ہے
انھیں پر خوف بھی طاری بہت ہے

کچھ آنکھیں بھی ہیں بینائی سے عاری
کچھ آئینہ بھی زنگاری بہت ہے

نہ جانے کب لٹے گا شہرِ مقتل
سنا ہے اب کے تیاری بہت ہے

allurdubooks.blogspot.com

کچھ اب کے ٹوٹنا چاہا تھا خود بھی
کچھ اب کے وار بھی کاری بہت ہے

یہاں پیہم قبیلے قتل ہوں گے
یہاں شوقِ عزاداری بہت ہے

شہر آشوب

Engr. Faraz Akram

اپنی بود و باش نہ پوچھو
ہم سب بے توقیر ہوئے
کون گریباں چاک نہیں ہے
ہم ہوئے تم ہوئے میرؔ ہوئے

سہمی سہمی دیواروں میں
سایوں جیسے رہتے ہیں
اس گھر میں آسیب بسا ہے
عامل کامل کہتے ہیں

دیکھنے والوں نے دیکھا ہے
اک شب جب شب خون پڑا
گلیوں میں بارود کی بُو تھی
کلیوں پہ سب خون پڑا

اب کے غیر نہیں تھا کوئی
گھر والے دشمن نکلے
جن کو برسوں دودھ پلایا
ان ناگوں کے پھن نکلے

allurdubooks.blogspot.com

رکھوالوں کی نیت بدلی
گھر کے مالک بن بیٹھے
جو غاصب تھے محسن کش تھے
صوفی سالک بن بیٹھے

جو آواز جہاں سے اُٹھی
اس پر تیر تبر برسے
ایسے ہونٹ سلے لوگوں کے
سرگوشی کو بھی ترسے

Engr. Faraz Akram

گلی گلی میں بندی خانے
چوک چوک میں مقتل ہیں
جلادوں سے بھی بڑھ چڑھ کر
منصف وحشی پاگل ہیں

کتنے بے گنہوں کے گلے پر
روز کمندیں پڑتی ہیں
بوڑھے بچے گھروں سے غائب
بیبیاں جیل میں سڑتی ہیں

ہمیں میں کوئی صبح سویرے
کھیت میں مُردہ پایا گیا
ہمیں سا دہشت گرد تھا کوئی
چُھپ کے جسے دفنایا گیا

سارا شہر ہے مُردہ خانہ
کون اس بھید کو جانے گا
ہم سارے لاوارث لاشیں
کون ہمیں پہچانے گا

allurdubooks.blogspot.com

اس کے ناخن کھینچ لیئے ہیں
اس کے بدن کو داغ دیا
گھر گھر قبریں در در لاشیں
بُجھا ہر ایک چراغ دیا

Engr. Faraz Akram

ماؤں کے ہونٹوں پر ہیں نوحے
اور بہنیں کُرلاتی ہیں
رات کی تاریکی میں ہوائیں
کیسے سندیسے لاتی ہیں

قاتل اور درباری اس کے
اپنی ہٹ پر قائم ہیں
ہم سب چور لُٹیرے ڈاکو
ہم سب کے سب مجرم ہیں

محاصرہ

مرے غنیم نے مجھ کو پیام بھیجا ہے
کہ حلقہ زن ہیں مرے گرد لشکری اُس کے
فصیلِ شہر کے ہر بُرج ہر منارے پر
کماں بدست ستادہ ہیں عسکری اُس کے

allurdubooks.blogspot.com

وُہ برق لہر بُجھا دی گئی ہے جس کی تپش
وجودِ خاک میں آتش فشاں جگاتی تھی
بچھا دیا گیا بارُود اُس کے پانی میں
وُہ جوئے آب جو میری گلی کو آتی تھی

سبھی دریدہ دہن اب بدن دریدہ ہوئے
سپردِ دار و رسن سارے سر کشیدہ ہوئے

تمام صوفی و سالک سبھی شیوخ و امام
امیدِ لطف پہ ایوان کجکلاہ میں ہیں
معززینِ عدالت حلف اٹھانے کو
مثالِ سائلِ مبرم نشستہ راہ میں ہیں

تم اہلِ حرف کے پندار کے ثناگر تھے
وہ آسمانِ ہنر کے نجوم سامنے ہیں
بس اِک مصاحبِ دربار کے اشارے پر
گداگرانِ سخن کے ہجوم سامنے ہیں

قلندرانِ وفا کی اساس تو دیکھو
تمہارے پاس ہے کون آس پاس تو دیکھو

سو شرط یہ ہے جو جاں کی امان چاہتے ہو
تو اپنے لوح و قلم قتل گاہ میں رکھ دو
وگرنہ اب کے نشانہ کمانداروں کا
بس ایک تم ہو، سو غیرت کو راہ میں رکھ دو
یہ شرط نامہ جو دیکھا تو ایلچی سے کہا

اُسے خبر نہیں تاریخ کیا سکھاتی ہے
کہ رات جب کسی خورشید کو شہید کرے
تو صبح اِک نیا سورج تراش لاتی ہے

سو یہ جواب ہے میرا مرے عدو کے لئے
کہ مجھ کو حرصِ کرم ہے نہ خوفِ خمیازہ
اُسے ہے سطوتِ شمشیر پر گھمنڈ بہت
اُسے شکوہِ قلم کا نہیں ہے اندازہ

allurdubooks.blogspot.com

مرا قلم نہیں کردار اُس محافظ کا
جو اپنے شہر کو محصور کر کے ناز کرے
مرا قلم نہیں کاسہ کسی سبک سر کا
جو غاصبوں کو قصیدوں سے سرفراز کرے

Engr. Faraz Akram

مرا قلم نہیں اوزار اُس نقب زن کا
جو اپنے گھر کی ہی چھت میں شگاف ڈالتا ہے
مرا قلم نہیں اُس دزدِ نیم شب کا رفیق
جو بے چراغ گھروں پر کمند اُچھالتا ہے

مرا قلم نہیں تسبیح اُس مبلغ کی
جو بندگی کا بھی ہر دم حساب رکھتا ہے
مرا قلم نہیں میزان ایسے عادل کی
جو اپنے چہرے پہ دُہرا نقاب رکھتا ہے

مرا قلم تو امانت ہے میرے لوگوں کی
مرا قلم تو عدالت مرے ضمیر کی ہے
اسی لئے تو جو لکھا تپاکِ جاں سے لکھا
جبھی تو لوچ کماں کا، زبان تیر کی ہے

میں کٹ گروں کہ سلامت رہوں یقیں ہے مجھے
کہ یہ حصارِ ستم کوئی تو گرائے گا
تمام عمر کی ایذا نصیبیوں کی قسم
مرے قلم کا سفر رائیگاں نہ جائے گا

سرشتِ عشق نے افتادگی نہیں پائی
تو قدِ سرو نہ بینی و سایہ پیمائی!

allurdubooks.blogspot.com